کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں

① میرا اپنا ذاتی [illegible] ویڈیو گیم کی دکان ہے
مگر بعض حضرات مجھے کہتے ہیں کہ اس کی آمدنی حرام ہے
برائے کرم مجھے تسلی بخش جواب سے آگاہ کریں کہ
شریعت میں یہ کاروبار حرام ہے یا نہیں۔

② پرندوں کے متعلق بھی شریعت میں کیا حکم ہے
کہ ان کا پالنا اور کاروبار کرنا کیسا ہے۔ کبوتر وغیرہ

③ بندہ کے دادا صاحب نے آج سے ۱۹۹۳ء کو [illegible] سال پہلے کسی
صاحب سے 5,000 ہزار روپے ادھار لیا تھا۔ دادا صاحب وفات کیا
مجھے ان کے 5000 روپے ادھار سے پیسوں کا وارث ہو گیا
ہم نے ان کے وارث کو 5000 ہزار روپیہ دیا تھا مگر وارث نے
انکار کیا آج کل کے دور میں بہت زیادہ ہوتے
ہیں

نام غلام مرتضیٰ
حاجی شمیم گوٹھ
ملیر کراچی
معرفت عبدالغفار

الجواب حامداً ومصلیاً

ا.........ویڈیو گیم کے حکم کے بارے میں تفصیل ہے، اور وہ یہ کہ اگر اس میں جوا ہے تب یہ ناجائز اور حرام ہے اور اس کے کاروبار سے حاصل شدہ آمدنی بھی حرام ہے، اور اگر اس میں جوا نہیں ہے، لیکن اس قدر انہماک ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے نماز چھوٹ جاتی ہے یا دیگر فرائض وواجبات میں خلل واقع ہوتا ہے، تو یہ بھی ناجائز ہے، اور اگر جوا بھی نہیں، اور مذکورہ قسم کا انہماک بھی نہیں، بلکہ کبھی کبھار تفریح کے طور پر کھیلا جائے، تو یہ جائز ہے اور ایسے کاروبار کی آمدنی بھی حلال ہے، تاہم ایک مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ اس طرح لہو ولعب کو اپنا ذریعہ معاش بنائے۔

في المرقاة: قال: ولكن بثلاث شرائط: ان لا يقامر ولا يلهو عن الصلاة عن
وقتها وان يحفظ لسانه عن الخنا والفحش (٢٨٤/٨)

وفي كراهية البدر: وهذا اذا لم يقامر ولم يداوم ولم يخل بواجب

Scanned by CamScanner

مضمون سوال و جواب

نام و پتہ مستفتی | تاریخ فتاوی

والافحرام بالاجماع الخ (٣٩٥/٦) كذا في فتاوى دار العلوم غير المطبوعة (٩/٤٣٤)

۲۔ پرندوں کی تجارت جائز ہے اور ان کو پالنا مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ درست ہے:

۱۔ ان کے پالنے سے کسی دوسرے شخص کو تکلیف نہ ہو۔ ۲۔ ان کے ذریعہ سے دوسروں کے مملوکہ پرندے پکڑنا مقصود نہ ہو۔ ۳۔ ان کی خوراک اور پانی کا پورا انتظام کیا جائے۔ ۴۔ ان کا پنجرہ خوب بڑا ہو جس سے انہیں تکلیف نہ ہو۔ (ماخذہ: تبویب دارالافتاء ۲۹/۱۹۲)

۳۔ مسئولہ صورت میں آپ لوگوں کے ذمہ پانچ ہزار روپے ہی دینا ضروری ہے، اس سے زائد رقم دینا ضروری نہیں، اور اس سلسلہ میں قرض خواہ کے وارثوں کا زیادہ کا مطالبہ کرنا شرعاً درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۵/۱۱/۲۶ھ

عصمت اللہ عصمہ اللہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۵/۱۱/۲۶ھ